پاکستان میں ای کامرس سے متعلقہ حکومتی قوانین: تحقیقی مطالعہ

Government Laws Related to E-Commerce in Pakistan: A Research Study

Dr. Hafiz Muhammad Asif Javeed
Research Fellow at BAHISEEN Institute
for Research & Digital Transformation, Islamabad
Email: hafizmuhammadasifjaveed@gmail.com

Abstract
E-commerce plays an important role in every modern business and trade field. It is a useful tool kit for reducing costs, higher margins, more efficient operations and higher profits. It is also the best option for both producers and consumers in developing countries to overcome the traditional barriers of distance from markets and lack of information about market opportunities. Producers and traders do not need to maintain physical establishments.
Trade and business communications through electronic means give rise to some legal issues. Furthermore, electronic transactions require electronic contracts, electronic signatures, etc. Businesses find, thanks to the Internet, a limitless place in cyberspace by providing easy access to potential customers all over the world without any limitation as to business hours and 24 hours a day, seven days a week for the whole year. In this article, we discussed, analyzed and criticized the Electronic Ordinance 2002. The contract entered into on the Internet, to be enforceable and valid, must fulfil essential legal conditions prescribed by Shariah but the Electronic Transaction Ordinance 2002 is not a complete solution of E-commerce problems in the prospect of Shariah and also in a business point of view so it should be reviewed, rewritten and summarized based on Mercantile Law by the authorizes and experts of Shariah and Government laws.
Keywords: E-commerce, Electronic Transaction Ordinance 2002, Shariah compliance, Mercantile Law, E-commerce laws in Pakistan, Legal challenges in e-commerce

عصر حاضر میں ای کامرس معاشرے اور تجارت کے ہر میدان میں اپنا کردار ادا کر رہی ہے اور ہر قسم کی کمپنیاں، ادارے، گورنمنٹ وغیرہ یہاں تک کہ گھروں کے بل کی ادائیگی، رقوم کی اندرون ملک اور بیرون ملک منتقلی، رقوم کو براہِ راست بذریعہ چیک نکلوانے کی بجائے اے ٹی ایم اور دوسرے بنکنگ کارڈز کا استعمال بڑھ رہا ہے کمپنیاں اپنا معیار اور کارکردگی بڑھانے کے لیے ای کامرس کا اسٹریکچر سسٹم اختیار کر رہی ہیں اور لوگوں میں براہِ راست مارکیٹ اور بازار جانے کی بجائے انٹرنیٹ پر اپنی پسندیدہ اشیاٗ کو تلاش کرنے کا رجحان بڑھ رہا ہے اور موبائل پر کسی بھی جگہ پر بیٹھے اپنے موبائل اکاؤنٹ کے ذریعے رقوم کی منتقلی مشکل نہیں ہے اور بغیر رقم کے کسی بھی دوکان ،سٹور اور مارکیٹ سے اپنی ضرورت کی اشیاٗ خریدنا آسان ہو گیا ہے۔

کمپیوٹر، انٹرنیٹ اور جدید ٹیکنالوجی نے دنیا کو گلوبل ویلج بنا دیا ہے یہاں تک کہ موجودہ دور میں ای کامرس ہر انسان کی ضرورت بن کر رہ گئی ہے چناچہ یہ کہنا بالکل بے جا نہ ہو گا کہ تجارت کا مستقبل ای کامرس کے ہاتھوں تخلیق کیا جائے گا بالخصوص نسل نو اس قسم کی تجارت میں زور وشور سے حصہ لے رہی ہے اس لیے یہ امر ضروری ہے کہ ای کامرس پر اسلامی نقطہ نظر سے تحقیق کی جائے تاکہ مسلم قوم بھی مستفید ہو سکے جس کی میرے خیال میں مندرجہ ذیل اہم وجوہات ہیں۔

1۔وقت کی بچت **2۔رقم کی بچت**

3۔کام میں سہولت **4۔رقم کی حفاظت**

5۔کام میں تیز رفتاری

اس لئے اس امر کی ضرورت ہے کہ ای کامرس سے متعلقہ قوانین کا فقہی جائزہ لیا جائے تاکہ مسلمان بھی اس سے مستفید ہو کر ملک وقوم کی ترقی کا باعث بن سکیں اور ملک پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کا خواب پورا ہو سکے۔ پاکستان میں ای کامرس کے حوالے سے کوئی خاص قانون سازی نہیں ہوئی کہ جس پر تفصیلی نقد کی ہو سکے البتہ سن 2002ء میں صدر جنرل پرویز مشرف کے دور میں الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس 2002ء کے نام سے موسوم ایک صدارتی قانون مرتب ہوا جسے بعد ازاں نافذ العمل قرار دیا گیا جس میں بہت ساری چیزوں کی وضاحت کی گئی جس کی چند دفعات ای کامرس سے متعلقہ ہیں اور زیادہ تر ان دفعاتؒ پر مشتمل ہے جن کے تحت سرٹیفیکیشن کو نسل کی بنیاد رکھی گئی ہے ذیل میں اسی مسودۂ قانون کا تحقیقی جائزہ پیش کرنے کی سعی کی گئی ہے اور اس امر کو واضح کیا گیا ہے کہ مرکنٹائل لاء کی طرز پر ای کامرس کی قانون سازی کی ضرورت ہے اور اس کے لیے ماہرین قانون اور شریعت پر مشتمل پینل تشکیل دینی چاہیے جو اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائے۔

الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس میں مذکور تعریفات کا جائزہ:

پہلا باب بنیادی طور پر ای کامرس، قانون اور جدید ٹیکنالوجی سے متعلقہ چند اصطلاحات کی تعریفات پر مشتمل ہے جس میں مندرجہ ذیل اہم اصطلاحات کی تعریفات ہیں۔

1۔ ایکریڈیٹیشن سرٹیفیکیٹ(Accreditation Certificate)

2۔ سرٹیفیکیٹ کونسل(Certificate Council)

3۔ ایکریڈیٹیشن سرٹیفیکیٹ سروس پرووائڈر(Accreditation CertificateService Provider)

4۔ ایڈریسی(Adressee)

5۔ ایڈوانس الیکٹرانک سائن(Advance Electronic Signature)

6۔ متعلقہ اتھارٹی(Appropriate Athority)

7۔ آٹومیٹڈ(Automated)

8۔ کرپٹوگرافی سروسز(Cryptografy Services)

9۔ الیکٹرانک ڈاکومنٹ(Electronic Document)

10۔ الیکٹرانک سائن(Electronic Signature)

11۔ انفارمیشن(Information)

12۔ انفارمیشن سسٹم(Information System)

13۔ انٹگریٹی(Integrity)

14۔ انٹرمیڈیزی(Intermediory)

15۔ نیٹ ورک سروس پرووائڈر(Network Service Provider)

16۔ آرجینیٹر(Orginator)

17۔ سب سکرائیبر(Subscriber)

18۔ سکیورٹی پروسیجر(Security Procedure)

19۔ ٹرانزیکشن(Transaction)اور اس طرح چند مزید تعریفات مذکور ہیں اس باب میں بنیادی چیز الیکٹرانک ٹرانزیکشن کی تعریف ذکر نہیں کی گئی حالانکہ وہ اس مسودہ قانون کے لیے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے اور صرف ٹرانزیکش کی تعریف کی گئی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہے۔

"Transaction" means an act or series of acts in relation to creation or performance of rights and obligations.

"ٹرانزیکشن کا مطلب یہ ہے کہ فرائض کی بجا آوری اور حقوق کی ادائیگی سے متعلقہ ایک عمل یا کئی اعمال سرانجام دینے کا نام ٹرانزیکشن ہے۔ ملخص(1)

مذکورہ بالا تعریف میں تین چیزوں کو شامل کیا جائے تو یہ الیکٹرانک ٹرانزیکشن کی تعریف بن سکتی ہے۔

1۔ الیکٹرانک ذرائع سے ٹرانزیکشن ہوئی ہو۔

2۔ دو یا دو سے زائد فریقین کا ذکر کیا جائے جن کے مابین معاہدہ ہوا ہو۔

3۔ اگر یہ تعریف ای کامرس کے تناظر میں کی جائے تو اس معاہدہ کی نوعیت تجارت یا اس کے لوازم وغیرہ سے متعلقہ ہو۔

الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس میں الیکٹرانک فارمز کی تصدیق سے متعلق دفعات کا جائزہ

دوسرے باب میں الیکٹرانک فارمز (Electronic Forms) اور اس کے قرائن کی توثیق و تصدیق کے قانونی دائرہ کار اور طریقہ کار سے متعلق دس قوانین کا ذکر کیا گیا جس میں چند مندرجہ ذیل اہم امور ہیں۔

1۔ کسی بھی الیکٹرانک ٹرانزیکشن، رابطہ، معلومات، ریکارڈ وغیرہ قانونا قابل اعتبار ہیں خواہ کسی گواہ کی تصدیق نہ بھی پائی جائے۔

2۔ کسی بھی الیکٹرانک ریکارڈ، انفارمیشن، معاہدہ وغیرہ کے متند ہونے کے لیے ضروری ہے کہ متبادل حوالہ (Subsequent reference) کے طور پر بھی استعمال ہو سکے۔

3۔ ٹرانزیکشن، معلومات اور ریکارڈ وغیرہ اپنی اصلی حالت (Orignal Form) میں موجود ہو اور اس امر کی تصدیق لازمی ہے کہ مذکورہ معلومات میں تبدیلی تو نہیں کر دی گئی یا ان کے کسی خاص نکتہ میں کو اضافہ تو نہیں کر دیا گیا اور کیا وہ معلومات، ریکارڈ وغیرہ قانونی شکل میں موجود ہیں۔

4۔ مطلوب معلومات، ریکارڈ اور معاہدہ وغیرہ اپنی مستند حالت میں قائم و برقرار ہیں اور اس میں کوئی فرق و تبدیلی تو نہیں کر دی گئی۔

5۔ الیکٹرانک سائن کی قانونی تصدیق و توثیق بھی ضروری ہے۔

6۔ الیکٹرانک سائن کا ثبوت اور سائن کرنے والے سے اس کے واقعی صدور کی توثیق و تصدیق بھی ضروری ہے۔

7۔ ایڈوانس الیکٹرانک سائن کے قرائن و شواہد کی بھی تصدیق ضروری ہے۔

8۔سٹیمپ ڈیوٹی (Stamp Duty) کی ادائیگی جو کہ الیکٹرانک ذرائع سے اس کی ریکوری (recovery) اور مناسب معیارات و آلات وغیرہ کے استعمال پر کوئی سٹیمپ ڈیوٹی کی ادائیگی نہیں کی جائے گی۔

9۔ دو سال تک یا جب تک تصدیق و توثیق کے لیے مناسب ادارہ قائم نہ ہو جائے کسی بھی الیکٹرانک ڈاکومنٹ کی تصدیق نہیں کی جائے گی۔

10۔جب قانونا کسی بھی ریکارڈ وغیرہ کی تصدیق شدہ نقول کی ضرورت ہو گی تو قانون کے مطابق اس نقول فراہم کرنا ضروری ہے۔ ملخص (2)

مندرجہ بالا نکات میں الیکٹرانک ڈاکومنٹس کی تصدیق و توثیق کے متعلق ہیں جن کا استعمال عموما ای کامرس میں کیا جاتا ہے لیکن اس میں کوئی ایسی شق نہیں جو فقہ اسلامی کے اصول و قوانین کے متصادم ہو۔

الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس میں الیکٹرانک ڈاکومنٹس سے متعلقہ دفعات کا جائزہ:

تیسرا باب الیکٹرانک ڈاکومنٹس کے بارے میں ہے جس میں مندرجہ ذیل اہم امور ہیں۔

1۔ کمیونکیشن کی خصوصیات پر بحث کی گئی ہے کہ آرجی نیٹر (Orginator) اور ایڈریسی (Adressee) کے مابین الیکٹرانک معلومات کا تبادلہ ہو اور اس میں کسی شک وشبہ نہ پایا جائے۔

2۔دوسری شق الیکٹرانک معلومات اور ریکارڈ وغیرہ کی وصولی کے علم میں آنے کے بعد اطلاع دینے کے بارے میں ہے کہ اگر آرجی نیٹر نے شرط عائد کر دی کہ اس کی وصولی کی اطلاع ضروری ہے تو اس کا لحاظ ضروری ہے اور اگر ایسی کوئی شرط عائد نہیں کی تو کسی بھی مناسب الیکٹرانک ذرائع سے وصولی کی اطلاع ضروری ہے۔

3۔ تیسری دفعہ الیکٹرانک کمیونیکیشن کی وصولی اور اس کی ترسیل کا مقام اور وقت کے تعین کے بارے میں ہے اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ذکر کی گئی ہیں۔

ا۔ اگر ایڈریسی نے انفارمیشن سسٹم کا تعین کیا ہو تو اس وقت کا اعتبار ہو گا جب الیکٹرانک کمیونیکیشن نے انفارمیشن سسٹم کا تعین کیا یا جب الیکٹرانک کمیونیکیشن نے اطلاع ایڈریسی کے انفارمیشن سسٹم کو بھیج دی اور اگر انفارمیشن سسٹم کا تعین نہیں کی گیا تو اس وقت کا اعتبار ہو گا جب الیکٹرانک کمیونیکیشن سے ایڈریسی کے انفارمیشن سسٹم پر انٹری کی گئی یا جس وقت کا ایڈریسی اور آرجی نیٹر باہمی طور پر تعین کیا

ب۔ اگر ایڈریسی اور آرجی نیٹر نے باہمی مقام کا تعین کر لیا تو اسی جگہ کا اعتبار ہو گا یا پھر جس جگہ سے آرجی نیٹر نے الیکٹرانک کمیونیکیشن کی ترسیل کی یا جو اس کی کاروباری جگہ ہے اس کا اعتبار کیا جائے گا اور وصولی کا مقام وہ ہو گا جہا ں ایڈریسی عموما رہائش پذیر ہے یا جہاں اس کا کاروبار ہے۔

ج۔اگر آر جی نیٹر اور ایڈریسی کے کاروبار کی دو جگہیں ہیں تو متعلقہ معاہدہ کے قریب والے مقام کا اعتبار ہو گا۔

د۔اگر آر جی نیٹر اور ایڈریسی کے پاس کاروبار کی کوئی جگہ نہیں ہے تو ان سے متعلقہ رہائش کی عمومی جگہ کا اعتبار ہو گا۔

4۔اس باب کی چوتھی دفعہ الیکٹرانک ڈاکو منٹیشن (Electronic Documentation) کے لیے مناسب اتھارٹی کے قیام کے بارے میں ہے کہ الیکٹرانک فارم، سرٹیفکیٹ، ادائیگی اور معاہدہ وغیرہ کے متعلقہ اہم چیزوں کے اجراء کی توثیق و تصدیق مناسب اتھارٹی بھی پائی جائے جو مناسب ماحول اور فارمیٹ کا تعین کرے۔ ملخص(3)

اگر مندرجہ بالا دفعات کا جائزہ لیا جائے تو ان میں سے کوئی بھی شق شرعی قوانین کے متصادم نہیں بلکہ یہ ای کامرس میں فریقین کے مابین پائے جانے والے اختلافات کا حل کرنے معاون ہیں

الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس میں سرٹیفیکیشن سروس پرووائڈر سے متعلقہ دفعات کا جائزہ:

چوتھے باب میں صرف ایک دفعہ ہے کہ سرٹیفیکیشن کونسل کے جاری کردہ سرٹیفیکیٹ کے بغیر کوئی بھی سروس پرووائڈر(Service provider)اپنا کاروبار نہیں چلا سکتا۔ ملخص(4)

یہ حکومت کی صوابدید پر ہے کہ امور سلطنت کی سرانجام دہی کے قانون سازی کر سکتی ہے اور کوئی ادارہ قائم بھی کر سکتی ہے لیکن اس ادارے کے اصول و قوانین میں شرعی حدود کی رعایت کرنا ضروری ہے۔

الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس میں سرٹیفیکیشن کونسل سے متعلقہ دفعات کا جائزہ:

پانچواں باب سرٹیفیکیشن کانسل(Certification Council)کے بارمیں جس کی مندرجہ ذیل اہم دفعات ہیں۔

1۔الیکٹرانک سرٹیفیکیشن ایکریڈیٹیشن کونسل ساٹھ دنوں میں قائم ہو گی جس کے پانچ ممبران ہوں گے جن کا انتخاب فیڈرل گورنمنٹ کرے گی چار ممبران کا تعلق پرائیویٹ سیکٹر سے ہو گا اور ان کا انتخاب تین سال کے لیے ہو گا اور ان ممبران کی شرائط تحریر کی گئی ہیں۔

2-دوسری دفعہ ممبران کی کوالیفیکیشن کے متعلق ہے کہ ایک ممبر ٹیلی کام انجینئر ہو گا اور دو انفارمیشن ٹیکنالوجی میں پروفیشنل ہونگے ایک انتظامی عہدیدار اور ایک ایڈووکیٹ ہو گا اور ان سب کا اپنی متعلقہ فیلڈ میں سات سالہ تجربہ لازمی ہے۔

3- تیسری دفعہ سرٹیفیکیشن کونسل کے فنڈز سے متعلقہ ہے کہ اس کو فیڈرل گورنمنٹ رقم فراہم کرے گی اور سرٹیفکٹس وغیرہ کے اجراء اور تجدید کی فیسیں وصول کرے گی اور جرمانے وغیرہ کی وصولی سے اپنے فنڈز پورے کرے گی۔

4۔ چوتھی دفعہ سرٹیفیکیشن کونسل کے فنکشن سے متعلق ہے کہ وہ سرٹیفیکیٹ کا اجراء اور تجدید کرے گی اور سرٹیفائیڈ سروس پرووائڈر کی نگرانی کرے گی اور اس نگرانی سے متعلقہ آلات و معیارات بہتر بنانے کی کوشش کرے گی اور شکایات کا ازالہ کرے گی اور مزید تحقیق کا کام بھی سرانجام دے گی۔

5۔ پاکستان ٹیلی کمیونکیشن ایکٹ اپنی جگہ برقرار رہے گا۔

6۔ پبلک کی نگرانی کے لیے تمام معلومات فراہم کرنا ضروری ہوگا۔

7۔ سرٹیفیکیشن کونسل سروس پرووائڈر کا ایکریڈیٹیشن فراہم کرنے کی پابند ہوگی۔ ملخص (5)

اسی طرح چند اور دفعات ہیں جن کا تعلق سرٹیفیکیشن کونسل سے ہے جن کے جواز پر فقہی اعتبار بحث کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ تکنیکی دفعات ہیں۔

الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس میں خاص قوانین میں ترمیمات سے متعلقہ دفعات کا جائزہ

چھٹے باب میں ان مسودہ قانون کی نشاندہی کی گئی ہے جن میں مذکورہ ایکٹ کی وجہ کوئی تبدیلی آئی ہو جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی کی جانب سے جاری کردہ لائسنس جو مذکورہ قوانین سے ہٹ کر ہوگا وہ کالعدم شمار ہوگا۔

2۔ قانون شہادت 1984ء میں ترمیم کے ذریعے الیکٹرانک فارم کی متعدد شکلوں کو توسیع دے دی گئی ہے۔

ملخص (6) مذکورہ بالا باب کی بھی کوئی شق شرعی قوانین کے خلاف نہیں ہے۔

الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس کے نفاذ سے متعلقہ دفعات کا جائزہ:

ساتواں باب الیکٹرانک ٹرانزیکشن ایکٹ کے نفاذ کے بارے میں ہے کہ کہ وفاقی حکومت صوبائی حکومت سے مشاورت کے بعد اسے نافذ کرے گی اور یہ قانون پاکستان سے کے نافذ نہیں ہوگا۔ ملخص (7)

مذکورہ بالا باب کی بھی کوئی شق شرعی قوانین کے خلاف نہیں ہے۔

الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس میں سزا سے متعلقہ قوانین کا جائزہ:

آٹھویں باب میں ان قوانین کا ذکر ہے جو فراڈ، دھوکہ اور دوسرے الیکٹرانک جرائم کی سزا کا تعین کرتے ہیں جس کی چند اہم دفعات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ غلط معلومات فراہم کرنے والا یا غلط راہنمائی فراہم کرنے والا یا الیکٹرانک سائن کا غلط استعمال کرنے والے کو سات سال قید یا دس ملین روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔

2۔ غلط سرٹیفیکٹ جاری کرنے والے کو دس ملین تک جرمانہ یا سات سال تک قید ہو سکتی ہے۔

3۔کسی کی پرسنل معلومات کو چرانے پر یا جن چیزوں پر رسائی ممنوع قرار دی گئی ہو ان کو غلط طریقے سے معلوم کرنے والے کو ایک ملین تک جرمانہ یا سات سال قید ہو سکتی ہے۔

4۔جو شخص کسی کی معلومات کو نقصان پہنچائے یا معلومات تک رسائی میں رکاوٹ ڈالے اس طرح کے جرم پر بھی سات سال قید یا ایک ملین تک جرمانہ عائد ہو سکتا ہے۔ ملخص(8)

مندرجہ بالا دفعات بھی فقہی اصطلاح تعزیر کے تحت آتی ہیں کہ ان جرائم کی سزا مقرر کرنے کا حکومت کو اختیار حاصل ہے۔

الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس میں متفرق قوانین سے متعلقہ دفعات کا جائزہ:

نوواں باب متفرقات پر مشتمل ہے جس کی دفعات مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔نیٹ ورک سروس پرووائڈر کی ذمہ داری محدود ہو گی۔

2۔کسی بھی شخص کو اپنے پاس ورڈ، خفیہ معلومات وغیرہ کو ظاہر کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

3۔فیڈرل گورنمنٹ مزید قوانین بنانے کا حق رکھتی ہے۔

4۔سرٹیفیکیٹس کونسل کو آرڈیننس میں درج مقاصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے مزید قانون سازی کا حق حاصل ہے جس میں حفاظت، ٹائم اور تاریخ کا پروسیجر، سٹاف کی اہلیت، مناسب سہولیات، مواد کی پرائیویسی، انتظامات کی نگرانی اور سرٹیفیکیٹس کے اجراء، تجدید اور منسوخی وغیرہ کے متعلق قوانین بنانے کا اختیار رکھتی ہے۔

5۔مذکورہ آرڈیننس کو فیڈرل گورنمنٹ کے گزٹ اور کم از کم ایک اردو اور انگلش اخبار میں شائع کرنا ضراری ہے۔ ملخص(9) مندرجہ بالا دفعات میں سے بھی کوئی دفعہ اسلامی قوانین کے متصادم نہیں ہے۔

نتائج بحث:

مندرجہ بالا الیکٹرانک ٹرانزیکشن آرڈیننس 2002ء کی بحث و تحقیق یہ امر واضح ہو تا ہے کہ اس کو ای کامرس کے حوالہ سے مفید بنانے کے لیے بہت سی ترمیم اور اضافہ جات کی ضرورت ہے اور ان میں چند اہم مندرجہ ذیل نکات ضرور شامل ہونے چاہییں۔

1۔ای کامرس کے حوالہ سے واضح قانون سازی کی ضرورت ہے۔

2۔الیکٹرانک ٹرانزیکشن کی جامع تعریف کرنے کی ضرورت ہے۔

3۔ای کامرس میں فریقین کی اہلیت وغیرہ کی شرائط کے بارے میں قانون سازی ہونی چاہیے۔

4۔ای کامرس میں فریقین کی ذمہ دار اور حقوق کے تعین حوالہ سے قانون سازی ہونی چاہیے۔

5۔الیکٹرانک ذرائع کے ذریعے کیے جانے والے عقد میں فریقین کا اختلاف رونما ہو جائے تو اس کے تدارک کے بھی قانون سازی ہونی چاہیے۔

6۔ملک پاکستان کے کسی فرد یا کمپنی کا بذریعہ الیکٹرانک ذرائع دوسرے ملک کے فرد یا کمپنی سے معاہدہ ہو جائے تو اختلاف کی صورت میں کیا صورت اختیار کی جائے گی اس بارے میں بھی قانون سازی ہونی چاہیے۔

7۔آن لائن بینکوں کے قیام کے لیے قواعد وضوابط مرتب ہونے چاہییں۔

8۔انٹرنیشنل کریڈٹ کارڈز اور ڈیبٹ کارڈز کے بارے میں بھی قانون سازی ہونی چاہیے۔

9۔ای کامرس میں رابطہ کار کمپنیوں کے کمیشن کے حوالہ سے قانون سازی نہیں ہوئی۔

11۔ای کامرس میں بائع اور مشتری کی ذمہ داریوں اور حقوق کا تعین نہیں کیا گیا۔

12۔کوریئر سروسز(curior Services)کی ذمہ داریوں کا تعین نہیں کیا گیا۔

13۔ای کامرس میں صارفین اور کلائنٹس وغیرہ کی ذمہ داریوں اور حقوق کا تعین نہیں کیا گیا۔

عصر حاضر میں اس امر کی ضرورت ہے کہ مرکنٹائل لاء (Mercantile Law)کی طرح دفعہ وار ای کامرس کے قوانین کو مرتب کیا جائے اور اس میں فقہی قوانین کا لحاظ کیا جائے تاکہ ملک پاکستان اسلامی فلاحی ریاست کا عملی نمونہ پیش کر سکے اور ای کامرس کے ذریعے کو لوگ اپنے کاروبار اور ملکی ترقی کو وسعت دے سکیں۔

حوالہ جات

1. Gov't of Pakistan, Electronic Transaction Ordinance 2002, Chapter No 1.
2. Abid, Chapter no 2.
3. Abid, Chapter no 3
4. Abid, Chapter no 4
5. Abid, Chapter no 5
6. Abid, Chapter no 6
7. Abid, Chapter no 7
8. Abid, Chapter no 8
9. Abid, Chapter no 9